ایک زمانہ ایسا آئے گا

26-July-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکۡرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا سے روایت ہے کہ **نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، محبوبِ ربُّ العزّت** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: "مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ یَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ کَانَتۡ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنۡدِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃ (یعنی) جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر **دُرُود شریف** پڑھے گا تو بروزِ قِیامت اُس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہوگی۔" (کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ

علیه، الجزء الاول، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶)

شافِعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود　　دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضِر (یعنی آج کا زمانہ) قِیامت کی نشانیوں اور اِس سے پہلے ظاہِر

ہونے والے بے شمار فتنوں سے بھرا ہوا ہے۔ ہر نیا دن نئے نئے فتنوں کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ کتنے اَفسوس کی بات ہے کہ جس اُمّت کے حقیقی خَیر خواہ حضور نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی حیاتِ ظاہری میں فتنوں کے دَور کی ہولناکیوں کے بارے میں فکر مند رہا کرتے تھے کہ آزمائشوں، پریشانیوں اور فتنوں کے اِس ہولناک زمانے میں میری اُمّت کہیں راہِ حق سے بھٹک نہ جائے، آج اُسی اُمّت کے افراد اُن فتنوں میں پڑ کر اپنے ہی ہاتھوں دِین و دیانت، حق و اَمانت اور باہمی مَحَبَّت و شَرافت کا کُھلے عام قَتْلِ عام کر رہے ہیں۔ لہٰذا حالات اِس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ ہر طبقے سے تَعَلُّق رکھنے والے مسلمانوں تک نبیِّ غیب دان، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اِرشاداتِ عالی شان پہنچائے جائیں، جن میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ کریم کے عطا کردہ عِلْمِ غَیب کے ذریعے 14 سو سال پہلے ہی موجودہ اور آیندہ دور کے فِتنوں کی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ہمیں اِن کی بھڑکتی آگ سے اُٹھنے والے شُعلوں سے اپنا دامن بچانے کی ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں چند اَحادیثِ مبارَکہ اور اِن سے حاصِل ہونے والے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنتے ہیں، چنانچہ

گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت

غَیبوں کے جاننے والے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُس شخص کے عِلاوہ کسی دِین والے کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اُس کی حفاظت کی خاطِر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسرے غار کی طرف بھاگے۔ اُس وَقْت مَعِیْشَت (یعنی روزی روٹی وغیرہ) کا حُصول اللہ پاک کو ناراض کیے بغیر نہ ہو گا۔ جب یہ صورتِ حال ہو گی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والِدَین

کے ہاتھوں اُس کی ہلاکت ہو گی اور اگر والِدَین بھی نہ ہوں تو اُس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہو گی۔" صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ اُسے تنگیِ مَعِیشَت پر عار (شرم) دِلائیں گے، اُس وَقْت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔" (الزهد الکبیر للبیهقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا...الخ، ص ۱۸۳، حدیث: ۴۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حدیثِ پاک میں جس طرح مَردوں کے لئے عبرت و نصیحت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں اُن عَورَتوں کے لئے بھی اِس میں عبرت ہے، جو اپنے شوہروں کو اُن کی آمدنی پر طرح طرح کے کوسنے دیتے ہوئے کچھ اِس طرح کی جَلی کَٹی باتیں سُناتی ہیں: "ارے فُلاں کے پاس تو کئی بنگلے، فیکٹریاں اور جائیدادیں (Properties) ہیں مگر آپ نے مجھے کرائے کے چھوٹے سے مکان میں رکھا ہوا ہے، میرا تو یہاں پر دَم گُھٹتا ہے، مجھے کُھلا گھر چاہئے، فُلاں کو تو دیکھو اپنی فیملی کے ساتھ عالیشان گاڑیوں میں گُھومتا پھرتا ہے لیکن آپ مجھے بسوں، ٹیکسیوں اور رکشوں کے دھکّے کھلاتے ہیں، فُلاں نے تو لوڈ شیڈنگ سے بچنے کے لئے جنریٹر لیا ہوا ہے آپ کم از کم یو پی ایس (U.P.S) یا چارجنگ فین ہی لے لیجئے، فُلاں نے تو اِس عِید پر اپنے بچوں کی اَمّی کو اِتنے ہزار کا لباس یا سونے (Gold) کا سیٹ بنوا کر دیا ہے مگر آپ مجھے عِید پر سونے کی انگوٹھی یا بریس لیٹ یا بالیاں ہی دِلوا دیں، فُلاں نے اپنے بچوں کی اَمی کو فلاں شاپنگ مال سے شاپنگ کروائی ہے لہٰذا مجھے بھی کسی اچھے شاپنگ مال سے شاپنگ کرنی ہے۔ فُلاں کو دیکھو کتنا خوشحال ہو گیا ہے، آپ بھی تو کچھ کیجئے، فُلاں کی تنخواہ لاکھوں میں ہے مگر آپ اتنا عرصہ کام کرنے کے بعد بھی وہیں کے وہیں کھڑے ہیں۔" وغیرہ جبکہ بچوں کی فرمائشیں اِس کے علاوہ ہیں۔ تو آئے روز جب بندہ فرمائشوں اور طعنوں کو سُنتا ہے تو ذِہنی اَذِیَّت اور مایُوسی اُسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے،

اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہوتا کہ آخر وہ کرے تو کرے کیا، چونکہ اُسے بیوی بچوں کی فرمائشیں بھی پُوری کرنی ہوتی ہیں اور اُس کے پاس وسائل بھی کم ہوتے ہیں، لہٰذا وہ اُن کی بے جا فرمائشیں پوری کرنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کیے بغیر ناجائز ذرائع اختیار کر کے اپنی قبر و آخرت کو داؤ پر لگا دیتا ہے، جیسا کہ

حلال و حرام کے مُعاملے میں بے پروائی

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروا نہ ہوگی کہ اُس نے (مال) کہاں سے حاصِل کیا حرام سے یا حلال سے۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من ... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پروا ہو جائیں گے، پیٹ کی فِکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فِکر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دِلیر (بے خوف) ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔" (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جن اَہل و عیال کے لیے ہم دن رات کماتے ہیں، وہی کل بروزِ قیامت ہماری رُسوائی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اگرچہ ماں باپ، بیوی بچوں اور قرابت داروں کے حُقُوق کی ادائیگی یقیناً ہماری ذِمّہ داریوں میں شامل ہے، لیکن اگر ہم اُن کی خواہشات پُوری کرنے اور اُن کے طعنوں سے بچنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کئے بغیر مال و دَولت جمع کرتے رہے، مشکل وَقْت میں اُنہیں صَبْر و شُکْر، تَوَکُّل و قناعت کا ذِہن نہ دیا اور حلال و حرام کی تمیز نہ سکھائی تو ہو سکتا ہے کہ کل بروزِ

قِیامت یہی ہمارے خلاف بارگاہِ الٰہی میں مُقَدَّمہ کر دیں اور ہماری پکڑ ہو جائے، جیسا کہ

بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ

حضرت سَیِّدُنا فقیہ اَبُواللَّیث سَمَرقَندی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نَقْل کرتے ہیں: مَرْوِی ہے کہ مرد سے تَعَلُّق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اَوْلاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچّے قیامت میں) اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرْض کریں گے: اے ہمارے رَبِّ کریم! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دِینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا، جس کا ہمیں عِلْم نہ تھا، پھر اُس شخص کو حرام کمانے پر اِس قَدَر مارا جائے گا کہ اُس کا گوشت جَھڑ جائے گا، پھر اُسے میزان (ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فِرِشتے پہاڑ کے برابر اُس کی نیکیاں لائیں گے تو اُس کے بال بچّوں میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: "**میری نیکیاں کم ہیں**" تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: "**تُونے مجھے سُود کھلایا تھا**" اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اُس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اَہْل وعیال کی طرف رَنْج ومایُوسی سے دیکھ کر کہے گا: "اب میری گردن پر وہ گُناہ و مَظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔" فِرِشتے کہیں گے: "یہ وہ بدنصیب شخص ہے، جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنَّم میں چلا گیا۔"[1]

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!
دَرْدِ سَر ہو یا بُخار آئے تڑپ جاتا ہوں

---

1 ...الروض الفائق، الباب الثامن فی عقوبة قاتل...الخ، ص ۴۰۱

میں جہنّم کی سزا کیسے سہوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اُس شخص کی بدنصیبی کا کیا عالَم ہو گا جس کی تمام نیکیاں اُس کے گھر والے لے جائیں گے اور وہ خود قَلّاش (کنگال) رہ جائے۔ لہٰذا موقع غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی دِینی تربیت کیجئے، دُنیوی تعلیم کی فِکر نہیں بلکہ اپنی اولاد کو قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھایا جائے، وضو و غُسل، پاکی و ناپاکی وغیرہ، اسلامی آداب بھی سکھائے جائیں، ان کے اَخلاق بھی سنوارنے کی کوشش کی جائے، اللہ پاک اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سکھائی جائے۔ فکرِ آخرت دِلائی جائے، موت کی تیاری کروائی جائے، مختلف گناہوں کے بارے میں بتایا جائے اور اِن گناہوں سے بچایا بھی جائے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ وَقْت (Time) آجائے جس کی نشاندہی اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی تھی کہ جس میں سُنّت پر عمل کرنا، دِین پر قائم رہنا اور اِس راہ میں آنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا بہت مشکل ہو گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور اپنے آپ کو سُنّت کا پابند بنانے کی کوشش کیجئے:

سُنّتیں اپنانا اَنگارہ تھامنے کی طرح ہو گا

(1) اِرْشاد فرمایا: **اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ اِخْتِلَافِ اُمَّتِي كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ** یعنی فَسادِ اُمّت کے وَقْت میری سُنّت کو تھامنے والا آگ کا اَنگارہ تھامنے والے کی طرح ہو گا۔ (نوادر الاصول، الاصل

الثالث عشر، الجزء الاول، ص ۶۸، حدیث:۸۷)

(2) اِرْشاد فرمایا: **یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِیْهِمْ عَلٰی دِیْنِهٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُن میں اپنے دِین پر صَبْر کرنے والا اَنگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔"

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، ۱۱۵/۴، حدیث:۲۲۶۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ زمانہ قریبِ قِیامت ہوگا جس کی اِبتدا آج ہوچکی ہے۔ فی زمانہ دِین دار بن کر رہنا مشکل ہے۔ آج داڑھی رکھنا، نماز کی پابندی کرنا مشکل ہوگیا ہے۔ سُود سے بچنا تو قریباً ناممکن ہی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جیسے ہاتھ میں اَنگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابِر کا کام ہے یُوں ہی اُس وَقْت مُخْلِص، کامِل مسلمان بننا سخت مشکل ہوجاوے گا۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۷۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِین پر چلنے والوں کے لئے آزمائش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفتی صاحِب نے حدیثِ پاک کی یہ شرح اپنے دور میں فرمائی تھی اور اب تو اِس سے کئی گنا بڑھ کر بے باکی اور بے راہ روی کا دور دورہ ہے، یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ فی زمانہ جو اسلامی بہنیں بُرقع پہنتی، شَرعی پردہ کرتی اور شریعت وسُنّت کے مطابق زندگی گزارنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے سخت آزمائش ہے، جو اسلامی بھائی شریعت کے مطابق جائز لباس پہنتے ہیں، اپنے سَر پر عمامے شریف کا تاج سجاتے ہیں، سُنّتوں کا پیکر بن کر شریعت وسُنّت کی پابندی کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے بھی سخت آزمائش ہے، وہ اسلامی بھائی جو دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائضِ مَنْصَبِی کو ادا کرتے

ہوئے سُود و رِشوت کی نحوست سے بچتے ہوئے رِزْقِ حلال کمانا چاہتے ہیں اُن کے لئے بھی سخت آزمائش ہے۔ وہ عاشقانِ رسول جو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے، ناجائز رسموں سے بچتے ہوئے شادی کی تقریب کرنا چاہتے ہیں، اُن کے لیے بھی سخت آزمائش ہے۔ ایک طرف تو مُعاشَرے (Society) کے اَفراد اُن بے چاروں کو طرح طرح سے ستاتے، اُن کا دل دُکھاتے اور اُن کی حوصَلہ شِکَنی کرتے ہیں اور دوسری طرف نیک اَعمال کی بجا آوری میں نَفْس وشَیطان آڑے آجاتے ہیں۔

اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک کلام میں اِن حالات کی کچھ اِس طرح عکّاسی فرمائی ہے:

تِری سُنّت پہ چلتا ہوں تو طعنے لوگ دیتے ہیں شہنشاہِ مدینہ! نَفْس بھی مجھ کو ستاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خود اِنصاف کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنسان سے غَلَطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن قابلِ اَفسوس بات یہ ہے کہ اگر کسی مَذہبی اور دِین پر عمل کرنے والے شخص سے کوئی غَلَطی ہو جائے تو اُسے خوب اُچھالا جاتا ہے، یوں ہی اسلام اور شریعت وسُنّت پر چلنے والوں کو بدنام کیا جاتا ہے جس سے لوگوں کے دل میں اُن کے بارے میں نفرت پیدا ہوتی ہے نتیجۃً لوگ اُن سے بدظن ہوتے، اُن کو نظرِ حقارت سے دیکھتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ ایسے مشکل حالات میں دِین پر کاربند اور صَلوٰۃ وسُنّت کے پابند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مزید محتاط ہونا چاہئے۔

یاد رکھئے! معمولی سی بے اِحتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان (Loss) کا باعث بنتی ہے، اگر ہم

واقعی مَدَنی کام کرنا چاہتے ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے، ہر گز کسی سُنّی کو اپنا مُخالِف مت بنائیے۔ آپ کی ایک ایک حَرَکت کو لوگ بغور دیکھتے ہوں گے لہٰذا کوئی ایسا کام مت کیجئے کہ دعوتِ اسلامی پر اُنگلی اُٹھے۔ بہرحال اِحتیاط کے باوُجود مشکلات ہوں، لوگ طعنے دیں یا گھر والے سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے میں رُکاوٹیں ڈالیں تو گھبرانا نہیں چاہئے کہ جس کام میں دشواریاں زیادہ ہوں اُس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے چنانچہ

(1) فرمایا: افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔ (کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الفاء، ۱/ ۱۴۱)

(2) فرمایا: جو فسادِ اُمّت کے وَقْت میری سُنّت کو مضبوط تھامے اُسے سو (100) **شہیدوں کا ثواب** ملے گا۔ (الزھد الکبیر للبیھقی، ص ۱۱۸، حدیث: ۲۰۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ اللہ (پاک) کا بندہ عُمر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ کھاتا رہتا ہے۔ اللہ (پاک) اور رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے۔ اِس کا جِہاد، جِہادِ اَکبر (نَفْس کے خلاف جِہاد) ہے، جیسے اِس زمانہ میں داڑھی رکھنا، سُود سے بچنا وغیرہ۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/ ۱۷۳)

اے عاشقانِ رسول! یہ ذہن بنالیجئے کہ کچھ بھی ہو جائے ہم دامنِ مُصطفٰے نہیں چھوڑیں گے۔

زمانہ رُوٹھ جائے چھُوٹ جائے خلق تو کیا غم نہ چھُوٹے ہاتھ سے دامن تمہارا یا رسول اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ زمانے میں سَر اُٹھانے والے فِتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر میں دوست اور باطِن میں (یعنی اندرونی طور پر) دشمن ہوں گے، عَرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیونکر ہو گا؟ اِرشاد فرمایا: (اپنی دنیا کو بہتر بنانے کے لئے) ایک دوسرے کی طرف رَغْبَت (لالچ) اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہو گا۔ (مسند احمد، مسند الأنصار، ۸/۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قریبِ قِیامت ایسے لوگ (ظاہِر) ہوں گے جو اپنی نیکیاں عَلانیہ (ظاہر کرنا) پسند کریں گے تاکہ لوگ اُن کی واہ واہ کریں۔ تنہائی میں یا تو اَعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقے سے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن لوگوں کے دلوں میں اللہ پاک کا خَوف، اللہ (پاک) سے اُمّید نہ ہو گی یا کم ہو گی، لوگوں کا خَوف، لوگوں سے اُمّید اُن پر غالِب ہو گی۔ اِس فرمانِ عالی میں عُلَما، عابِدین (عبادت گزار)، زاہِدین (دنیا سے رَغْبَت نہ رکھنے والے)، سَخِی (سخاوت کرنے والے) وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔ ہر عمل اِخلاص سے قبول ہوتا ہے۔ اِس میں وہ بھی داخِل ہیں جو لوگوں سے ظاہری مَحبَّت کریں اور وہ بھی غَرَض (مطلب) کے لئے جب غَرَض (مطلب) نکل جاوے دوستی (Friendship) بھی ختم ہو جاوے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۱۴۰-۱۴۱)

آیئے! بارگاہِ رِسالت میں فریاد کرتے ہیں:

خُوب مُخلِص بنوں، میں رِیا سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۹)

میرے لئے کیا عمل کیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! مسلمان کا ہر کام اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونا چاہئے، حتّٰی کہ اگر کوئی کسی سے دوستی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر اور دشمنی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کے لئے، جیسا کہ

مَروِی ہے کہ اللہ پاک نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس وَحی بھیجی کہ فُلاں زاہِد (پرہیزگار) سے کہہ دو کہ تمہارا زُہد اور دُنیا سے بے رَغبتی اپنے نَفْس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تَعَلُّق رکھنا یہ تمہاری عزّت ہے، جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابِل کیا عمل کیا۔ عَرض کی، اے ربِّ کریم! وہ کون سا عمل ہے؟ اِرشاد فرمایا: کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی؟ (حلیۃ الاولیاء، طبقات اھل المشرق، ذکر جماعۃ من اعلام البغدادیین، ۳۳۷/۱۰، حدیث: ۱۵۳۸۴)

ہمیں بھی چاہئے کہ دوستی ودُشمنی، مَحبَّت وعداوت بلکہ ہر قسم کے جائز تَعَلُّقات میں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں۔ جو خوش نصیب اللہ پاک کے لئے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں اُنہیں مبارَک ہو کہ حدیثِ پاک کے مطابِق ایسے لوگ کامِل اِیمان والے ہیں اور اللہ پاک اُن کو بروزِ قِیامت ایک ساتھ جمع فرمادے گا، وہ خوش نصیب عَرش کے گِرد یاقُوت کی کُرسیوں (Chairs) پر ہوں گے اور جنّت میں یاقُوت کے سُتونوں پر مُشْتَمِل زَبَرجَد کے بالاخانے اُن کے ٹھکانے ہوں گے۔ آیئے! اِس بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے چنانچہ

رِضائے الٰہی کے لئے محبت کرنے والوں کی جزا

(1)فرمایا:جو کسی سے اللہ پاک کے لئے مَحَبَّت رکھے، اللہ پاک کے لئے دُشمنی رکھے اور اللہ پاک کے لئے دے اور اللہ پاک کے لئے منع کرے، اُس نے اپنا اِیمان کامِل کرلیا۔ (ابو داود، کتاب السنة، باب الدليل على زيادة...الخ، ۴/۲۹۰، حديث: ۴۶۸۱)

(2)فرمایا:دو شخصوں نے اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحَبَّت کی، ایک مَشرِق میں ہے، دُوسرا مَغرِب میں، قِیامت کے دن اللہ پاک دونوں کو جمع کردے گا اور فرمائے گا: ”یہی وہ (شخص) ہے جس سے تُو نے میرے لئے مَحَبَّت کی تھی۔“ (شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، ۶/۴۹۲، حديث: ۹۰۲۲)

(3)فرمایا:اللہ پاک کے لئے مَحَبَّت رکھنے والے عَرش کے اِرد گِرد یاقُوت کی کُرسیوں پر ہوں گے۔ (معجم كبير، سليمان بن عطاء...الخ، ۴/۱۵۰، حديث: ۳۹۷۳)

(4)فرمایا:جنّت میں یاقُوت کے سُتون ہیں، اُن پر زَبَرجَد کے بالاخانے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن میں کون رہے گا؟“ فرمایا: ”وہ لوگ جو اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں ملتے ہیں۔“ (شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، ۶/۴۸۷، حديث: ۹۰۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! جو خوش قسمت لوگ اللہ پاک کی خاطر ایک دوسرے سے مَحَبَّت رکھتے ہیں، اللہ پاک کل بروزِ قِیامت اُنہیں کیسے کیسے اِنعامات سے نوازے گا مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشَرے میں مَفاد پَرستی اِس قدر عام ہوچکی ہے کہ دُنیوی مُعامَلات تو ایک طرف اب تو دِینی مُعامَلات میں بھی لوگ اپنی غَرَض اور اپنا مَفاد تلاش کرتے پھرتے ہیں مثلاً سلام ہی کو لے لیجئے جو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے بلکہ ابُو الْبَشَر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی

سُنّت ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/ ۳۱۳) مگر بد قسمتی سے آج کل لوگوں کی اَکْثَرِیَّت اِس سُنّت سے غافِل نظر آرہی ہے۔ عُموماً جس سے جان پہچان نہ ہو اُسے تو سلام کرنا گوارہ ہی نہیں کیا جاتا، اگر کچھ لوگ ایک جگہ موجود ہوں تو نیا آنے والا اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو نظر انداز کرکے خاص خاص یا جاننے والوں کو سلام کرتا ہے اور وہ بھی کسی فائدے کے لئے۔

بہرحال ہمیں چاہئے کہ ہم سرکارِ مدینہ ،راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر مسلمان کو سلام کیا کریں خواہ ہم اُسے جانتے ہوں یا نہیں۔ روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی سلام کو عام کرنے اور سلام کی سُنّت پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر6** اور **مدنی انعام نمبر9** میں اس کی ترغیب موجود ہے۔

میں بن جاؤں سراپا ”مَدَنی اِنعامات“ کی تصویر
بنوں گا نیک یااللہ اگر رحمت تِری ہوگی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”صَدائے مدینہ“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی مَحَبَّت حاصِل کرنے کا طریقہ جاننے، سلام کرنے کی عادت بنانے اور مَدَنی اِنعامات پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی

حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"صدائے مدینہ"** لگانا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صَدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں۔ اِس مدنی کام کا رِسالہ بنام **"صدائے مدینہ"** بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **"صدائے مدینہ"** کی برکت سے نمازِ تہجد کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی برکت سے نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی برکت سے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہوسکتی ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی برکت سے **"نیکی کی دعوت"** دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆**"صدائے مدینہ"** کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی اور تشہیر ہوگی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** لگانے والا بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** میں پیدل چلنے کی برکت سے صحت بھی اچھی ہوگی۔ ☆**"صدائے مدینہ"** لگانا مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانا ہے اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مصطفےٰ ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ داوٗدی ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ حیدری وسُنّتِ فاروقی ہے، چنانچہ

اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۲۶۳/۳ مفھوماً) آیئے! بطورِ ترغیب صدائے مدینہ لگانے کی ایک مَدَنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

صدائے مدینہ کی بَرَکت سے فَیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ ایک

شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے بعد وہ صدائے مدینہ لگاتے جا رہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان ان کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نَماز مَسْجِد میں باجَماعَت ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول سے ملنے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ صدائے مدینہ کی بَرَکت سے ان کا نافرمان ماڈرن (Modern) بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین عطیہ کر دی۔

لگا فَجْر میں بھائی گھر گھر پہ جاکر ذرا دل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئندہ زمانے میں سَر اُٹھانے والے فِتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں یہ مضمون بھی موجود ہے کہ زُہد و تقویٰ رِوَایتی اور بَناوَٹی ہو کر رہ جائے گا، چنانچہ

زُہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہو گا

ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قِیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ زُہد رِوَایتی اور تقویٰ بَناوَٹی طور پر رہ جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، حسان بن ابی سنان، ۱۴۱/۳، حدیث: ۳۴۷۳)

عَلّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شَرْح میں فرماتے ہیں: "قِصّہ گو اور وَعْظ گو کی طرح لوگ صالِحِین (نیک لوگوں) کے زُہد و تَقْویٰ کی روایتیں ایک دوسرے کو سُنا سُنا کر روئیں گے اور ایسی زبانی کلامی باتیں کریں گے جو اُن کے دل میں نہ ہوں گی۔" (فیض القدیر، ۵۴۳/۶، تحت الحدیث: ۹۸۵۶)

اللہ پاک کے ساتھ اِعلانِ جنگ کرنے والے کون؟

حضرت عَدِیّ بن حاتِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ کرم والے رسول، آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: قِیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنّت کی طرف لے جانے کا حکم ہو گا، یہاں تک کہ جب وہ جنّت کے قریب پہنچ کر اُس کی خوشبو سُونگھیں گے، اُس کے مَحلّات اور اُس میں اَہلِ جنّت کے لئے اللہ پاک کی تیّار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو نِدا دی جائے گی: اِنہیں جنّت سے لوٹا دو کیونکہ اِن کا جنّت میں کوئی حِصّہ نہیں۔ (یہ ندا سُن کر) وہ ایسی حَسرت کے ساتھ لوٹیں گے کہ اُس جیسی حَسرت کے ساتھ اُن سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عَرض کریں گے: اے ربِّ کریم! اگر تُو اپنا ثواب اور اپنے ولیوں کے لئے تیّار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: میں نے اِرادۃً تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اِعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجِزی و اِنکساری کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزّت کرتے اور میری عزّت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے بُرا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے بُرائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے مَحروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔ (معجم اوسط، باب المیم، ۴/۱۳۵-۱۳۶، حدیث: ۵۴۷۸)

تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر — مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دنیا کا غم مولیٰ
تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی — تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کا بھیانک انجام

حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم تَیْمِی رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: میں مَوت اور (مرنے کے بعد ہڈّیوں کی) بوسیدگی کو یاد کرنے کے لئے کثرت سے قَبرِستان میں آتا جاتا تھا، ایک رات میں قبرِستان میں تھا کہ مجھ پر نیند غالِب آگئی اور میں سوگیا، میں نے خواب میں ایک کھلی ہوئی قَبْر دیکھی اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سُنا: یہ زنجیر پکڑو اور اِس کے مُنہ میں داخِل کرکے اِس کی شَرمگاہ سے نکالو۔ تو وہ مُردَہ کہنے لگا: اے ربِّ کریم! کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا؟ کیا میں نے تیرے حُرمَت والے گھر کا حج (Hajj) نہیں کیا؟ پھر وہ اِسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا تو میں نے سُنا: تُو لوگوں کے سامنے یہ اَعمال کیا کرتا تھا لیکن جب تُو تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے مُقابَلَہ کرتا اور تُو نے میرا کچھ خیال نہ کیا۔ (الزواجر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، ۱/۳۱)

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
کام زِنداں کے کیے اور ہمیں شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۶۷)

اشعار کی مختصر وضاحت: یعنی تُم اپنے گمان میں لوگوں سے چُھپ چُھپ کر گُناہ کرتے ہو مگر سوچو! اللہ پاک سے کیسے چُھپوگے؟ کیونکہ وہ تمہارے حالوں کی خبر رکھتا ہے۔ ہماری سوچ بھی کیسی بچگانہ ہے کہ کام تو قید خانے میں رہنے کے ہیں اور اُمیدیں جنّت کے باغوں میں لے جانے کی

باندھی ہوئی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ذرائع آمدورفت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک کے عِلاوہ کسی اور کے لئے عمل کرنا کس قدر تباہ کُن ہے کہ اِس کی نحوست کے سبب بڑی بڑی نیکیاں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ظاہِر و باطِن کو ایک رکھیں، اپنے دل میں حقیقی خوفِ خدا پیدا کریں، رِیاکاری کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو بچائیں، ہر عمل صِرف و صِرف رِضائے اِلٰہی کے لئے ہی بجالائیں اور یہ سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت کم و بیش 104 شعبہ جات قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ ذرائع آمدو رفت"** بھی ہے، اِس شعبے کا کام ایئرلائنز، ائیر پورٹس، ریلویز، پبلک ٹرانسپورٹ، پرائیوٹ ٹرانسپورٹ، گُڈز اِسٹیشنز اور اِن سے تَعَلُّق رکھنے والے مُختلف اِسٹینڈز (مثلاً بس، ٹرک، ٹیکسی، موٹر سائیکل و سائیکل اسٹینڈ، تمام قسم کی ورکشاپس، اسپیئر پارٹس دوکانیں وغیرہ) اور مارکیٹس و شورومز (مثلاً کار، رکشہ، موٹر سائیکل، سائیکل) سے وابستہ اسلامی بھائیوں میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو عام کرنا اور اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اِس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ" کے مطابق زندگی گزارنے کا مَدَنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشَرے میں پائی جانے والی بُرائیوں میں سے ایک بُرائی یہ بھی ہے کہ مساجِد میں بیٹھ کر دُنیا کی باتیں کی جاتی ہیں حالانکہ اِس کے بارے میں حدیثِ پاک میں سخت وَعِید آئی ہے، چنانچہ

مساجد میں دنیاوی باتیں ہوں گی

سَرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا:ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجِد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم اُن کے ساتھ نہ بیٹھو کہ اللہ پاک کو اُن سے کچھ کام نہیں۔(شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیث کی شَرح میں فرماتے ہیں:یعنی اللہ (پاک) اُن پر کرم نہ کرے گا، ورنہ ربِّ (کریم) کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔(مِرآۃ المناجیح،۱/۴۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجد میں دُنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ کرم والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی ہم نشینی وصحبت اِختیار کرنے سے بھی منع فرمادیا۔ مگر بدقسمتی سے اب مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، عِلْمِ دین سے دُوری کے باعث آج مسجد میں بیٹھ کر اِنتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی (Non-Seriousness) سے نہ صِرف دُنیاوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے اَنجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہوتے ہیں۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کا وبال

یادرکھئے: دنیا کی باتوں کے لئے مسجد میں جاکر بیٹھنا حرام ہے۔ مسجد میں دنیا کا کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یہ مُباح (جائز) باتوں کا حکم ہے پھر اگر باتیں خود بُری ہوئیں تو اِس کا کیا ذِکر ہے، دونوں سَخت حرام دَر حرام، مُوجبِ عذابِ شدید (سخت عذاب کا سبب) ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۸/۱۱۲)

یہ بھی یادرکھئے! مسجد میں شور وشَر کرنا حرام ہے اور دُنیوی بات کے لئے مسجد میں بیٹھنا حرام، اور نماز کے لئے جاکر دُنیوی تذکِرہ مسجد میں مکرُوہ اور وُضو میں بے ضرورت دُنیوی کلام نہ چاہئے، اور غِیبَت کرنے والوں اور تُہمَت اُٹھانے والوں مُنافِقوں مُفسِدوں (خرابی پیدا کرنے والوں) کو نکلوادینے پر قادِر ہو تو نکلوادے جبکہ فِتنہ نہ اُٹھے ورنہ خود اُن کے پاس سے اُٹھ جائے۔(فتاویٰ رضویہ، ۸/۱۱۲)

اللہ کریم ہمیں **مسجد کے آداب** کو ملحوظِ خاطر رکھنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دِین پر چلنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروانہ ہو گی کہ اُس نے مال حرام سے حاصِل کیا یا حلال سے۔

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دِین پر صَبْر کرنے والا اَنگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔

☆آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ظاہِر میں دوست اور باطِن میں دشمن ہوں گے۔

☆قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زُہد رِوَایتی اور تَقْوٰی بَناوَٹی طور پر رہ جائے گا۔

☆ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مساجد میں دُنیاوی باتیں کریں گے۔

اللہ پاک ہمیں ہر طرح کے فتنے سے محفوظ فرمائے اور آخرت کی تیّاری کرنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتنوں سے کیسے بچا جائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا شبہ آج کا دور فتنوں سے بھرپور ہے، ہر گزرتے دن کے ساتھ ہی ایک نیا فتنہ سَر اُٹھا رہا ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ان فتنوں سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتے ہیں؟ تو آیئے! موجودہ دور کے فتنوں سے بچنے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں۔ سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے:

(1) فتنوں سے حفاظت اور سلامتیِ ایمان کے لئے **اچھی صحبت اختیار** کی جائے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اچھی صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو فتنوں سے بچاتی، انہیں سلامتیِ ایمان کا ذہن دیتی اور انہیں حقیقی معنیٰ میں سُنّتوں کا آئینہ دار بناتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی، اِیمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنا۔

(2) اپنے آپ کو فتنوں سے بچانے کے لئے **ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر نکلنے** سے بچا جائے کہ اسی میں عافیت ہے۔ بسا اوقات اِنسان اپنے نفس پر اعتماد کرکے بِلا ضرورت گھر سے نکل پڑتا ہے، مگر

جانے انجانے میں کسی نہ کسی فتنے کا شکار ہو کر گمراہی کے گہرے گڑھے میں گر پڑتا ہے، لہٰذا اس معاملے میں اپنے نفس پر بالکل بھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کَذّاب (یعنی بہُت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۵۴)

(3) دورِ جدید میں **سوشل میڈیا** (Social Media) فتنوں کو پھیلانے کا ایک خطرناک ترین ہتھیار بنتا جا رہا ہے، اسلام دشمن قُوَّتیں اپنے مذموم مقاصد کی خاطر اس کا غلط استعمال کر کے کھلم کھلا شعائرِ اسلام کا مذاق اڑا رہی ہیں، سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف سازشیں کی جا رہی ہیں، اسی کے ذریعے مسلمانوں کو بے حیائی اور فحاشی کی دلدل میں دھکیلا جا رہا ہے، لہٰذا سوشل میڈیا کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچا کر رکھئے، بالفرض اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر دارالافتا اہلسنّت سے اس بارے میں شرعی رہنمائی ضرور لے لینی چاہئے۔

(4) دعوتِ اسلامی کے تحت **مساجد** کے علاوہ مارکیٹ / دفاتر وغیرہ میں مختلف اوقات میں لگنے والے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی فتنوں سے بچنے میں بہت معاون و مددگار ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکت سے عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آئے گی، مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملے گا اور بہت سے شیطانی فتنوں سے ہماری حفاظت رہے گی۔ (5) فتنوں سے بچنے بچانے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل، **مدنی چینل** دیکھنے دکھانے کا معمول بنائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل وہ واحد چینل ہے جس پر نشر ہونے والا ہر سلسلہ عین شریعت کے مطابق ہوتا ہے، مدنی چینل عشقِ رسول کے جام پلاتا ہے، مدنی چینل پر درست اسلامی تعلیمات کو اُجاگر کیا جاتا ہے، مدنی چینل مقدس ہستیوں کا ادب سکھاتا ہے، لہٰذا خود بھی مدنی چینل دیکھئے اور گھر والوں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دلائیے۔

(6) **مدنی قافلوں میں** سفر کرنا بھی فتنوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی

قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت ملتی ہے، **تلاوتِ قرآن، نماز، علمِ دین، سُنّتیں و آداب** سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں شرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے، **فکرِ آخرت** کا جذبہ ملتا ہے اور **موت کی تیاری کا ذہن بنتا** ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تحت سفر کرنے والے **مدنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فتنوں سے حفاظت رہے گی۔

(7) فتنوں سے حفاظت کے لئے ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شرکت کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھنا نصیب ہوں گی۔ اللہ کریم ہر طرح کے فتنے سے ہماری حفاظت فرمائے، ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی ان فتنوں سے **محفوظ** فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

سُرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سُرمہ لگانے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمد"** (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(ابن ماجه، کتاب التحفه، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)

☆پتھّر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔(فتاویٰ هندیه، ۳۵۹/۵) ☆سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنت ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰) ☆سرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔(شعب الایمان، فصل فی الکحل، ۲۱۸/۵، حدیث: ۶۴۲۸) ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔☆ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

"قافلے" کو جو ہر وقت تیّار ہے　　　مرحبا اس سے عطّار کو پیار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

2... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵